Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰	اتوار ۱۴ رجب ۱۴۱۰ھ، ۱۱ تبلیغ ۱۳۶۹ہش، ۱۱ فروری ۱۹۹۰ء	نمبر ۳۵

کلام الٰہی پر غور کا نتیجہ

"مختلف احمدی جب کلام الٰہی پر غور کرتے ہیں یا دنیا کے پھولوں کے رس چوستے ہیں، ان سے عقل حاصل کرتے ہیں تو ایک شہد بنا رہے ہوتے ہیں جس سے وہ دنیا کو فائدہ پہنچاتے ہیں اور خود بھی کھاتے ہیں اور پھر اس شہد میں سے جو نہایت اعلیٰ درجے کا نکتہ ان کو سمجھ آتا ہے وہ مجھے لکھ دیتے ہیں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ۔ الفضل ۷، فروری ۱۹۹۰ء صہ)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"نفس اور اخلاق کی پاکیزگی حاصل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ صحبت صادقین بھی ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے (.....) یعنی تم خدا تعالیٰ کے صادق اور راستباز لوگوں کی صحبت اختیار کرو تاکہ ان کے صدق کے انوار سے تم کو بھی حصہ ملے۔ جو مذاہب کہ تفرقہ پسند کرتے ہیں اور الگ الگ رہنے کی تعلیم دیتے ہیں وہ یقیناً وحدت جمہوری کی برکات سے محروم رہتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے تجویز کیا کہ ایک (مامور) ہو جو کہ جماعت بناوے اور اخلاق کے ذریعہ آپس میں تعارف اور وحدت پیدا کرے۔"

(ملفوظات جلد ۷، صہ ۱۳۰)

"اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ تمام انسانوں کو ایک نفس واحد کی طرح بناوے اس کا نام وحدت جمہوری ہے جن سے بہت سے انسان بحالت مجموعی ایک انسان کے حکم میں سمجھا جاتا ہے۔ مذہب سے بھی یہی منشاء ہوتا ہے کہ تسبیح کے دانوں کی طرح وحدت جمہوری کے ایک دھاگہ میں سب پروئے جاویں۔ یہ نمازیں باجماعت جو کہ ادا کی جاتی ہیں وہ بھی اسی وحدت کے لیے ہیں تاکہ کل نمازیوں کا ایک وجود شمار کیا جاوے اور آپس میں مل کر کھڑے ہونے کا حکم اس لئے ہے کہ جس کے پاس زیادہ نور ہے۔ وہ دوسرے کمزور میں سرایت کرکے اسے قوت دیوے حتیٰ کہ حج بھی اسی لئے ہے۔"

(ملفوظات جلد ۷، صہ ۱۲۹)

محض للہ مال خرچ کرنا نیکی ہے

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"بہت سے دنیادار مختلف اغراض کے پیش نظر یتامیٰ کی پرورش کے لئے خرچ کرتے ہیں، اسی طرح مساکین کی حمایت کا دم بھرنے والے دنیادار محض دنیا کی خاطر اپنے مال دیتے ہیں۔ بہت سی پارٹیاں آپ کو انگلستان اور امریکہ میں نظر آئیں گی کہ جنہیں کمزوروں کے ساتھ کوئی محبت اور پیار نہیں ہوتا، لیکن اس خیال سے کہ اگر ہم نے ان کو اپنے سینے سے لگایا تو ہمیں سیاسی برتری حاصل ہو جائے گی۔ وہ ان کے لئے دوڑ دھوپ کرتی رہتی ہیں۔ اسی طرح مسافروں پر بھی اپنا پیسہ خرچ کر کے احسان کیا جاتا ہے تاکہ جب وہ اپنے وطن جائیں تو کہیں کہ زید بڑا اچھا، بڑا خرچ کرنے والا اور بڑا پیار کرنے والا ہے اور مسافروں کا بڑا خیال رکھنے والا ہے۔ ہم اس کے ہاں گئے تو اس نے ہماری بڑی خاطر کی۔ یہی حال اس خرچ کا ہے جو غلاموں کے لئے کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ نیکی نہیں۔ نیکی یہ ہے کہ انسان اپنے پیسے یا مال کو (مال کے معنے مملوکہ چیز کے ہیں۔ انسان اپنے نفس کا بھی مالک ہے، اپنی عزت کا بھی مالک ہے، اپنے پیسے کا بھی مالک ہے۔ وغیرہ) خرچ کرے تو ( ) صرف خدا تعالیٰ کی محبت میں خرچ کرے۔ خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کی خوشنودی کے سوا کوئی غرض اسے مدنظر نہ ہو نہ تو اسے عزت کی خواہش ہو نہ وجاہت کی خواہش ہو، نہ دنیوی شہرت کی خواہش ہو اور نہ اس کا ذہن فخر و مباہات کے غبار سے آلود ہو بلکہ جب بھی اور جو کچھ بھی خرچ کرے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے نتیجہ میں اور اس کی خوشنودی کے حصول اور اس کی رضا کے پانے کے لئے خرچ کرے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ رجون ۱۹۶۶ء)

حماد کلینک

مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب خالد نے مورخہ ۲۱ر جنوری کو اقصیٰ چوک کے قریب اپنے کلینک کے اجراء کی تقریب منعقد کی۔ ایک خاصی تعداد میں ربوہ کے شہریوں کی موجودگی میں مکرم و محترم حضرت مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دعا کروائی۔

اس سے قبل مکرم ڈاکٹر خالد صاحب نے کلینک کے اجراء کا اعلان کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں میں شفاء عطا کرے اور وہ اخلاص، محبت اور مستعدی سے انسانیت کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کلینک میں مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف فضل عمر ہسپتال کی ڈیوٹی پوری کرنے کے بعد شام کے وقت مریضوں کو دیکھا کریں گے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اخلاص اور مستعدی سے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آپ مریضوں کا کامیابی کے ساتھ علاج کر سکیں۔

اے خدا تو ایسا ہی کر۔

نیکی میں جلدی کریں

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہوئے تین ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ بعض جماعتوں کی طرف سے ابھی تک تحریک جدید کے سالِ نو کے وعدہ جات موصول نہیں ہوئے۔ براہِ کرم اپنے وعدہ جات جلد از جلد مرکز کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب ہوتا ہے۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۱ تبلیغ ۱۳۶۹ ہش

۱۱ فروری ۱۹۹۰ء

تربیت کی اہمیّت

دنیا میں بچے ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے اور ان کی تربیت کی اہمیّت کبھی کم نہ ہوگی بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ جب جب دنیا مادہ پرستی کی طرف مائل ہوگی تب تب تربیت کی ضرورت بڑھتی چلی جائے گی۔ اور اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے کہ فی زمانہ مادہ پرستی کی انتہا ہوتی چلی جا رہی ہے۔ کوئی طبقہ ایسا نہیں جو اس میں ملوّث نہ ہو۔ غریب کو تو ہمیشہ ہی "مزید" کی ضرورت رہی ہے اب امیر کی بھوک بھی مٹتی دکھائی نہیں دیتی۔ جو کچھ موجود ہے وہ ناکافی ہے۔ جو کچھ مزید حاصل کیا جاتا ہے وہ اس سے بھی زیادہ کی طلب پیدا کرتا ہے۔ پہلے سنتے تھے کہ شرافت انسان کو حدود کے اندر رکھتی ہے، اب شریف گھرانوں کے نوجوان بھی چوری چکاری میں مہارت حاصل کر رہے ہیں۔

تربیت کی اب سے بھلا کب زیادہ ضرورت تھی۔ اور جس تربیت کا ہم ذکر کر رہے ہیں وہ تو صرف شرافت کی حدود کے اندر رکھنے سے ہی تعلق رکھتی ہے۔ لیکن اگر بچوں کو اس سے بہتر بنانا ہو تو پھر تو خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ جب انہیں کسی خاص اہمیت کا حامل بنانا مقصود ہو تو پھر بھرپور کوشش کی ضرورت ہے۔

واقفین نَو اس زمرہ میں آتے ہیں۔ انہیں بہت بڑے کام کیلئے تیار کرنا ہے۔ ان کی زندگی کے ہر پہلو کو اس طرح تراشنا ہے کہ دنیا کی اخلاقی رہنمائی بھی کر سکیں اور ترقی کے زینوں پر بھی چڑھ سکیں اور رفعتیں حاصل کر سکیں۔ یہ موضوع ایسا ہے کہ اسے جتنی دفعہ دہرایا جائے کم ہے۔

حضرت امام جماعت (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کی مدد فرماتا رہے) نے فرمایا ہے کہ انہیں بچپن ہی سے بتایا سمجھایا اور سکھایا جائے کہ تقویٰ کیا ہے۔ یہی وہ بات ہے جو ہر اچھائی کی طرف مائل کرتی ہے اور ہر برائی سے دامن کو پاک رکھتی ہے۔ ان کے سامنے ایسی باتیں ہرگز نہ کی جائیں جو انہیں دین کی طرف سے ہٹا کر دنیا کی طرف مائل کر دیں۔ ان کی عظمتِ کردار کے لئے شروع ہی سے کوششیں کی جائیں۔ عظمت کردار والا انسان ہی دوسروں کو عظمت کردار کی طرف مائل کر سکتا ہے اور انہیں عظیم جذبے عطا کر سکتا ہے۔ ایک بہت بڑی بات جو اپنی زندگی کو منظّم کرنے اور تمام کاموں کو تنظیم کے ساتھ چلانے کے لئے ضروری ہے وہ ہے امام جماعت کی اطاعت۔ معاشرہ کی بہتری کے لئے جن اقدار کی ضرورت ہے ان میں سے سب سے اہم قدر امام جماعت کی اطاعت ہے۔ یہ وہ مشعل ہے جو راستہ دکھاتی ہے اور منزل کی طرف گامزن رکھتی ہے۔

ہم سب کا فرض ہے کہ سب بچوں کی تربیت کریں۔ خاص طور پر واقفین نَو کی۔

مظلوم کی آہوں سے ڈرو گے تو بچو گے
مر جانے سے پہلے جو مرو گے تو بچو گے
تاریخ کے اوراق میں ہے درج ہر اک بات
ہر بات پہ تم غور کرو گے تو بچو گے

ـــــ ابوالاقبال

عجب سی صورتِ حالات میں ہوں
مَیں جیسے اجنبی بارات میں ہوں

مَیں خود ہوں اپنی قسمت کا ستارا
مگر گہری اندھیری رات میں ہوں

پسینہ اور لہو یکساں ہوئے ہیں
ہوائے موسمِ برسات میں ہوں

ابھی تو کچھ نہیں کہہ پاؤں گا مَیں
ابھی تو شدّتِ جذبات میں ہوں

وہ لہجہ۔ وہ صدا۔ وہ شوخیٔ لب
ابھی تک محو اس کی بات میں ہوں

تو وہ میرے خدا کے ہاتھ میں ہے
اگر اکبؔر میں اُس کے ہات میں ہوں

اکبر حمیدی

تحریک جدید کے وعدے

مسابقت الی الخیرات کا ثواب حاصل کریں

تحریک جدید کے نئے سال (چھپنویں سال) کا اعلان ہو چکا ہے۔ مخلصین جماعت انفرادی اور جماعتی سطح پر مسابقت الی الخیرات کے جذبہ سے اپنی قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ ایسے خوش نصیب افراد کے اسماء پر مشتمل پہلی فہرست بغرضِ دعا حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں پیش کی جا چکی ہے۔ امسال وعدوں کو پیش کرنے کا مسئلہ بہت زیادہ اہمیّت رکھتا ہے یہ نئی صدی کا پہلا سال ہے اور گذشتہ سالوں کی نسبت بہت وسیع و عریض کام ہے۔ جس کی ذمہ داری باحسن طریق ہم نے ادا کرنی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اور اُس کے حضور عاجزانہ دعائیں کرتے ہوئے نمایاں اضافہ کے ساتھ مسابقت الیٰ الخیرات کے جذبہ کے تحت وعدہ جات مرکز میں بھجوانے کا کام جلد از جلد مکمل کرنے کی کوشش فرمائی جائے۔ جملہ افراد جماعت (بشمول بچگان و مستورات) سے اسم وار وعدے لئے جائیں۔ مخیّر دوستوں کو معاونین خصوصی میں شمولیّت کی دعوت دی جائے۔ وفات شدہ بزرگوں کی طرف سے بھی وعدے پیش کئے جائیں تا آنکہ ہر جماعت کی قربانی گذشتہ سال کی قربانی سے کم از کم دس فیصد اضافہ کی حامل ہو۔ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔

وکیل المال اوّل۔ تحریک جدید۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت فضل عمر
(اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

علمی مسائل

جہاں یہ ضروری ہے کہ جماعت کا ہر فرد دعوت الی اللہ کرے وہاں ایک خاص جماعت کا ہونا بھی ضروری ہے جو دین حق کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کر دے۔ اس کی طرف میں نے جماعت کو بارہا توجہ دلائی ہے اور کچھ نوجوان آگے آئے بھی ہیں۔ لیکن جس حد تک ضروری ہے اس حد تک نہیں۔ پچھلے سالوں میں مالی قربانی کے لحاظ سے جماعت نے نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے۔ ایسا نمونہ کہ جس پر فخر کیا جا سکے۔ اور پورے یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ دنیا میں اور کوئی قوم ایسی نہیں جو دلی جوش اور ارادے کے ساتھ ایسی قربانی کرے۔ بغیر کسی جبر یا قانون کے اور بغیر کسی ایسے محکمے کے جو لوگوں کی آمدنیوں کا حساب کر کے ان پر ٹیکس لگائے۔ محض اپنے ارادوں سے اتنی قربانی کرنے والی اور کوئی قوم دنیا میں نہیں۔ جنگ کے زمانے میں چونکہ ایک جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے لوگ زیادہ قربانی کرتے ہیں مگر جو قربانی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کرتی ہے ویسی جنگ کے زمانے میں بھی دوسری قومیں بہت کم کرتی ہیں۔ ہماری جماعت کو کوئی ظاہری جنگ درپیش نہ تھی۔ روحانی جنگ تھی وہ جاری ہے اور جاری رہے گی۔ مگر ظاہری جنگ کے نہ ہونے کے باوجود جماعت کے بہت بڑے حصے نے قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے اس سے زیادہ لوگ اس لئے شامل نہیں ہو سکے کہ تحریک جدید میں شامل ہونے کے لئے یہ شرط لگا دی گئی تھی۔ کہ کم از کم اتنی رقم دے کر اس میں شمولیت اختیار کی جا سکتی ہے۔ اسی لئے باقی لوگ مجبوراً شریک نہ ہو سکے۔ ان کا شامل نہ ہو سکنا اس وجہ سے نہ تھا کہ ان کے دل میں شوق نہ تھا۔ بلکہ یہ وجہ تھی کہ ان میں شامل ہو سکنے کی طاقت نہ تھی۔ پس جن میں شامل ہونے کی طاقت تھی ان کا اندازہ کرتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ۸۰، ۹۰ فی صدی دوستوں نے مالی قربانی کا قابلِ یادگار نمونہ پیش کیا ہے۔ لیکن دعوتِ الی اللہ کے لئے وقفِ زندگی کا نمونہ ایسا شاندار نہیں جو جماعت نے مالی قربانی کے لحاظ سے دکھایا ہے۔ ابھی بہت سے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو اپنے اوقات کو کلی طور پر دین کی خدمت میں لگانے کے لئے تیار ہوں۔ پھر میں نے اور نقص دیکھا ہے۔ کہ دوستوں میں کام کرنے میں سستی کی عادت ہے۔ جسے کسی کام پر مقرر کیا جائے۔ وہ غفلت کرتا ہے۔ یہ عادت اہم مہمات کے سر کرنے کے لئے سخت مضر ہے۔ اور فتح کے وقت کو پیچھے ڈال دینے والی عادت ہے۔ اس کی اصلاح بھی اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ اپنی زندگیوں کو وقف کر دینے والوں کی ایک ایسی جماعت ہو۔ جو خاص پروگرام کے ماتحت تعلیم و تربیت حاصل کرے اور پھر وہی روح دوسروں میں پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو اپنی زندگیوں کو دین کے لئے وقف کر دیں۔

اس سلسلہ میں میں جماعت کے دوستوں کو ایک اور امر کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں جس کی طرف پہلے توجہ نہیں اور پہلے میں نے اسے بیان بھی نہیں کیا۔ ہر شخص جو اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ اس کے وقف کرنے کے یہ معنے نہیں کہ اس کا وقف ضرور قبول کر لیا جائے۔ پیش کرنے والوں میں سے جو کام کے لئے موزوں سمجھے جاتے ہیں۔ ان کو لے لیا جاتا ہے اور باقی کو چھوڑ دیا جاتا ہے لیکن جو شخص ایک دفعہ اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ وہ خدا کے ہاں ہمیشہ ہی واقف سمجھا جاتا ہے۔ میرے اسے رد کرنے کے یہ معنے نہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے ہاں بھی رد ہو گیا۔ چاہے میں اسے قبول نہ کروں وہ خدا تعالیٰ کے ہاں واقف ہے۔ چاہے وہ باہر جا کر کوئی اور نوکری کر رہا ہے جب بھی وقفِ زندگی کے لئے جماعت مطالبہ کیا جائے اس کا فرض ہے کہ پھر اپنے آپ کو پیش کرے خواہ پھر رد کر دیا جائے اور رد کرنے کی صورت میں اگر وہ کوئی اور کام بھی کرتا ہے، تو اس کا فرض ہے کہ زیادہ سے زیادہ وقت وہ دین کی خدمت میں خرچ کرے ورنہ وہ شدید وعدہ خلافی کا مرتکب سمجھا جائے گا جب ایک شخص خدا تعالیٰ کے ساتھ وعدہ کرتا ہے کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے اور پھر امام جماعت بلکہ (   ) کے رد کرنے پر بھی وہ سمجھتا ہے کہ چونکہ مجھے قبول نہیں کیا گیا اس لئے میں آزاد ہوں تو وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ وعدہ خلافی کا مرتکب سمجھا جائے گا۔ بلکہ اپنے آپ کو پیش کر دینے کے برخلاف جو شخص اپنے دل میں بھی یہ فیصلہ کرتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کے لئے وقف ہوں تو پھر کسی وقت بھی اس کا اپنے آپ کو وقف کی ذمہ داریوں سے آزاد سمجھنا شدید وعدہ خلافی ہے۔ کسی کا اسے قبول کرنے سے انکار اس کے وقف کو نہیں بدل سکتا۔ اس کے رد کرنے کے معنے تو صرف یہ ہیں کہ وہ اس خاص جماعت میں شامل نہیں ہو سکتا۔ جس سے اس وقت کوئی کام لیا جاتا ہے۔ اور یہ عدم شمولیت اس کے وقف کو بدل نہیں سکتی بلکہ جس دن سے کوئی وقف کا ارادہ کرتا ہے وہ چاہے اس ارادے کا اظہار بھی کسی کے سامنے نہ کرے وہ خدا تعالیٰ کے ہاں واقف ہے۔ اور اس سے کسی صورت میں بھی اپنے آپ کو آزاد سمجھنا وعدہ خلافی ہے۔ کامل ایمان لانے والا وہ ہے جو دل کے ارادے پر بھی پختہ رہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص صدقے کا ارادہ کرے اس کے لئے صدقہ کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ جو شخص نفل پڑھنے کا ارادہ کرے اس کے لئے پڑھنے ضروری ہیں۔ پس کامل ایمان لانے والے کا ارادہ بھی اسے باندھ دیتا ہے۔ اور پابند کر دیتا ہے۔ لیکن اگر کوئی ادنیٰ ایمان لانے والا ہو تو جب وہ ایک بار اپنے آپ کو وقف کر چکا تو وہ خواہ اس کو قبول نہ بھی کیا جائے وہ آزاد نہیں ہو سکتا۔ دینی خدمت کے لئے قبول نہ کئے جانے کی صورت میں اگر وہ مثلاً ڈاکٹری کرتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ ڈاکٹری کے کام کو کم سے کم وقت میں محدود کرے اور باقی وقت دین کی خدمت میں لگائے اگر کوئی انجینئر ہے تو چاہیئے کہ کم سے کم وقت انجینئرنگ کے کام میں خرچ کرے اور زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت میں۔ اگر وہ کوئی ملازمت اختیار کرتا ہے۔ تو چاہیئے کہ ملازمت کے لئے جتنا وقت دینا اس کے لئے لازمی ہے۔ اس کے سوا باقی وقت کا کثیر حصہ دینی خدمت میں گزارے اور پھر اس تاک میں رہے کہ کب دینی خدمت کے لئے آگے بڑھنے کا مطالبہ ہوتا ہے۔ اور جب بھی ایسی آواز اس کے کان میں پڑے اسے چاہیئے کہ پھر اپنے آپ کو پیش کرے اور کہے کہ میں واقف ہوں۔ پہلے فلاں وقت مجھے نہیں لیا گیا تھا۔ اب میں پھر پیش کرتا ہوں اور وہ خواہ ساری عمر بھی نہ لیا جائے۔ مگر اس کا یہ فرض ہے کہ ہمیشہ اپنے آپ کو واقف ہی سمجھے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا۔ تو خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ وعدہ خلاف اور غدار سمجھا جائے گا۔ پس جس نے کسی وقت بھی اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کیا۔ وہ اس سے کبھی آزاد نہیں ہو سکتا۔ میرا یا کسی اور کا اسے کسی وقت قبول نہ کرنا اسے وقف کی ذمہ داریوں سے آزاد نہیں کر سکتا کیونکہ وقف تو ایک عہد ہے۔ خدا تعالیٰ اور بندے کے درمیان اور کوئی قبول کرے یا نہ کرے۔ یہ عہد ہرگز نہیں ٹوٹ سکتا بلکہ اگر صرف دل میں ہی وقف کا ارادہ کیا جائے۔ چاہے اظہار نہ ہو تو بھی نہیں ٹوٹ سکتا۔

(حضرت فضل عمر نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اکتوبر ۱۹۴۳ء میں یہ بات بیان فرمائی)

اطفال اپنے تعلیمی نتائج کی اطلاع

حضور ایدہ اللہ کو دیں!

اُمید ہے کہ تمام اطفال اپنے سالانہ امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کر کے اگلی کلاسوں میں پہنچ گئے ہونگے۔ اللہ تعالیٰ تمام اطفال کے لئے نیا تعلیمی سال مبارک کرے۔ تمام اطفال جلد از جلد اپنے نتائج کی حضور ایدہ اللہ کو اطلاع دیں اور مزید کامیابیوں کے لئے دُعا کی درخواست کریں۔ ناظمین اطفال اپنی نگرانی میں حضور کی خدمت میں اطفال سے خطوط لکھوائیں۔ اور دفتر اطفال ربوہ میں رپورٹ بھجوائیں۔

سیکرٹری تعلیم
(اطفال احمدیہ پاکستان)

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے مستحق، نادار اور یتیم طلبہ و طالبات کو تعلیمی وظائف دئے جاتے ہیں، یہ شعبہ مشروط بآمد کے طور پر ہے، اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں، جماعت کے صاحبِ حیثیت اور مخیر احباب سے گذارش ہے کہ وہ عطیات اور صدقات کی رقوم براہِ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوائیں۔

ناظر تعلیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک انٹرویو

حافظ محمد صدیق

محترم جناب محمود احمد صاحب سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ سے ایک ملاقات

مکرم محمود احمد صاحب نے بتایا کہ انہوں نے آٹھویں کلاس تک تعلیم بنگلہ دیش میں حاصل کی۔ ان کے والد مکرم جناب محب اللہ صاحب جماعت کے مرکزی مربی تھے۔ انہوں نے آپ کو بچپن میں ہی دین کے لئے وقف کر دیا تھا۔

آپ اپنی تعلیم کے حصول کے لئے ربوہ کیسے تشریف لائے۔؟

آپ نے بتایا کہ مرکز سلسلہ ربوہ سے اکثر بزرگ بنگلہ دیش کے دورہ پر جاتے رہتے تھے۔ اور آپ کے پاکستان آنے سے پہلے مکرم میر داؤد احمد صاحب جب دورہ پر بنگلہ دیش تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی وہاں یہ تحریک فرمائی کہ نوجوانوں کو وقف زندگی تحریک میں شامل ہو کر سلسلہ کی خدمت کی غرض سے اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے ربوہ جانا چاہیئے۔ محترم میر داؤد احمد صاحب جامعہ احمدیہ کے پرنسپل ہونے کے علاوہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھی تھے۔ ان کی شخصیت اور نمونہ نے بنگلہ دیش میں احمدی نوجوانوں کو بہت متاثر کیا۔ اسی طرح بنگلہ دیش میں جب جماعت کی طرف سے جلسہ ہوتا تو اس موقعہ پر مکرم مولانا عبدالمالک خاں صاحب اور مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب بھی بنگلہ دیش تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ہر دو بزرگ بہت ہی خوش بیان مقرر تھے آپ کی تقاریر سے اپنے اور پرائے سب ہی متاثر ہوتے تھے۔ آپ کی تقاریر سننے کیلئے مدرسہ عالیہ ڈھاکہ سے بہت سے لوگ ہمارے جلسہ میں تشریف لاتے۔ آپ کی تقاریر جہاں مسحور کن تھیں وہاں آپ کا شفقت سے ساتھ ملنا اور ہمارے سروں پر نہایت پیار سے دست شفقت رکھنا عملاً ہمارے دلوں پر بہت زیادہ اثر انداز ہوا۔ مرکز سلسلہ ربوہ سے آنے والے بزرگوں میں موجودہ امام حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی تھے۔ آپ نے بنگلہ دیش کے سب سے زیادہ دورے فرمائے اور مرکز کی باتیں ہم تک پہنچائیں۔ میرے وقف ہو کر ربوہ آنے کا محرک ان سب بزرگوں کا قابل قدر عملی نمونہ تھا۔

ربوہ آنے کے بعد جامعہ احمدیہ میں فصل اول تقریباً ایک سال پہلے ختم ہو چکی تھی اس لئے خاکسار فصل ثانی میں داخل ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ سے شاہد پاس کرنے کی توفیق ملی۔ جامعہ احمدیہ میں طلباء کے نائب الرئیس کے طور پر بھی اپنے فرائض سرانجام دینے کا موقعہ ملا۔

احمدیت آپ کے خاندان میں کیسے داخل ہوئی؟

اس بارہ میں آپ نے بتایا کہ پہلے میرے والد محترم مکرم محب اللہ صاحب احمدی ہوئے اور پھر بعد میں ان کے ذریعہ میرے دادا کو شرف قبول احمدیت حاصل ہوا کہ وہ کسی زمانہ میں سہارنپور یو پی میں پڑھنے آئے تھے تو اس وقت انہیں یہاں احمدیت کے بارہ میں علم ہو چکا تھا کیونکہ اس زمانہ میں جب بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ دہلی تشریف لے گئے تو میرے دادا کو بھی آپ سے ملنے کی خواہش پیدا ہوئی لیکن جہاں وہ زیر تعلیم تھے ان لوگوں نے انہیں حضور سے ملنے نہیں دیا۔

یہی واقعہ بیان کرتے ہوئے آپ نے اپنے علاقہ کی روایت کے طور پر بتایا کہ آپ کے والد صاحب کے چچا کہا کرتے تھے کہ پہلے زمانہ میں لوگ اپنے اپنے خاندان سے نوجوانوں کو دینی تعلیم دلوانے کی غرض سے ہندوستان بھجواتے تھے۔ چنانچہ جب آپ کے دادا کے بارہ میں بھی لوگوں کو معلوم ہوا کہ وہ ہندوستان سے دینی تعلیم حاصل کر کے آئے ہیں تو لوگوں نے ان سے بھی یہ سوال کیا کہ وہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو دیکھنے کیوں نہیں گئے تو انہوں نے لوگوں کو یہی جواب دیا کہ انہیں وہاں تک جانے نہیں دیا گیا۔

یہ واقعہ بیان کر کے مکرم محمود احمد صاحب نے فرمایا کہ لوگوں نے تو ہمیں احمدیت کی نعمت سے محروم رکھنے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمارے والد صاحب کے ذریعہ ہمارے خاندان کو قبول احمدیت کے شرف سے سرفراز فرمایا۔ اور اس طرح دادا جان کے ہندوستان میں آکر دینی تعلیم حاصل کرنے کا ایک اہم مقصد پورا ہو گیا۔

حضور انور کے احباب جماعت کے ساتھ قلبی تعلق کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے ایک دلچسپ بات سنائی کہ پچھلے دنوں جب بچوں کے امتحان ہو رہے تھے آپ نے حضور اقدس کی خدمت میں درخواست کی کہ بچے امتحان دے رہے ہیں حضور ان کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔ اس درخواست کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے بچوں کی کامیابی کے لئے تو لکھا ہے لیکن آپ نے یہ نہیں لکھا کہ بچے کتنے بڑے ہوئے ہیں اور کس کس کلاس میں پڑھتے ہیں۔ حضور اقدس کے اس شفیقانہ انداز سے مکرم محمود احمد صاحب اتنے متاثر ہیں کہ آپ فرماتے ہیں کہ اتنی شفقت تو میری ماں نے بھی شاید میرے ساتھ نہیں کی۔

اخلاقی قدریں استوار کرنے کیلئے تعمیری پہلو بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ میرے نزدیک حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کا یہ نفرہ (LOVE FOR ALL HATED FOR NON) ایک بہترین ماٹو ہے اس ماٹو کے ذریعہ سب حلقے فائدہ اٹھا سکتے ہیں یہ ایک بنیادی قدر مشترک ہے۔ اور یہ ایک ناتردید حقیقت ہے کہ اگر نفرت نہ ہو تو پھر محبت کیلئے راہ ہموار ہو جاتی ہے۔

اس وقت دنیا میں نسلی امتیازات نفرت کی بنیاد پر قائم ہیں۔ اگر نفرتیں مٹا دی جائیں تو پھر سب ایک میز پر اکٹھے ہو سکتے ہیں اور ایک دوسرے کی بات سن سکتے ہیں لیکن موجودہ صورت میں تو ایک دوسرے کو دیکھنے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں۔ پس پہلی اور بنیادی بات یہی ہے کہ اخلاقی قدروں کو استوار کرنے کے لئے سب سے پہلے ہمیں نفرت کو مٹانا ہوگا۔ دوسرے میز پر تعلقات ہیں کیونکہ تعلقات کے نتیجہ میں انسان ایک دوسرے سے میل ملاپ رکھتا ہے اور جب ایک دوسرے سے ملتا ہے تو پھر اسے بعض غلط فہمیاں دور کرنے کا موقعہ بھی مل جاتا ہے۔

بحیثیت صدر مجلس اپنی سابقہ ذمہ داریاں ادا کرنے کے سلسلہ میں آپ نے بتایا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شرائط بیعت جو کہ ہمارا منشور ہے اس میں حضور اقدس نے اخوت باہمی ہمدردی اور عالمگیر برادری کے قیام اور استحکام کا ذکر فرمایا ہے اور روز اول سے اللہ کے فضل سے ہماری جماعت میں اس کے مطابق عمل ہو رہا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دعاؤں اور آپ کی ہدایات کے نتیجہ میں جماعت کا ہر دن گزرے ہوئے دن سے بہتر ہوتا ہے۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہماری ترقی کا راز حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بے شمار دعاؤں اور امام وقت کی دعاؤں اور تازہ بتازہ رہنمائی میں مضمر ہے۔ جماعت احمدیہ کے تمام کام قطعاً کسی شخصیت کے گرد نہیں گھومتے۔ میں بحیثیت صدر مجلس خدام الاحمدیہ ان بنیادی عوامل سے مستفیض ہو کر اپنے فرائض ادا کرتا رہا ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ کام کوئی ایک شخص نہیں کرتا بلکہ ساری جماعت مل کر کرتی ہے۔ ایک شخص تو صرف پیغام رسانی کا کام کرتا ہے۔ میں جب تک صدر رہا۔ اور میرے دور میں جو بھی کام ہوا اس میں ساری خدام الاحمدیہ شامل ہے اور تمام کامیابیوں کا سہرا خدام الاحمدیہ کو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر نارنگ منڈی میں جب طوفان آیا تو اس وقت مجھے یاد پڑتا ہے کہ ہزارہا خدام موقعہ پر وقار عمل کے لئے پہنچے۔ لاہور، سیالکوٹ۔ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ اور ربوہ ان ساری جگہوں سے معمار بھی اور خدام بھی نارنگ منڈی پہنچے اور وہاں جا کر وقار عمل کیا۔ بظاہر یہ کام میرے عرصہ صدارت میں ہوا لیکن سب جانتے ہیں کہ عملاً کامیابی تو ساری جماعت کے تعاون سے ہوئی۔ ان تعاون کرنے والوں میں ایک طبقہ ایسا تھا جنہوں نے مشوروں اور دعاؤں کے ذریعہ اور خدمت کی تلقین کر کے لوگوں کو اس آفت کے موقعہ پر ابھارا۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ جو اس وقت ناظر امور عامہ تھے انہیں حضرت امام جماعت احمدیہ الثالثؒ نے وہاں بھجوایا تھا۔ انہوں نے ہماری رہنمائی کی ہمیں مفید مشورے دیئے ایسے ہی مکرم چوہدری انور حسین صاحب نے بھی بہت اچھی طرح ہمیں گائیڈ کیا۔ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نے نارنگ منڈی پہنچ کر خطبہ جمعہ میں نوجوانوں کو مصیبت زدہ لوگوں کی خدمت کیلئے ابھارا اور پھر اس تمام کارروائی میں کامیابی کی بڑی وجہ اس وقت کے امام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کی دعائیں اور رہنمائی تھی۔ اس تمام تفصیل کے بیان کرنے کے بعد آپ نے مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ فوج میں بندوق تو سپاہی چلاتا ہے لیکن تمغہ افسر کو مل رہا ہوتا ہے۔

اپنے عرصۂ صدارت میں مختلف قسم کی دشواریوں اور مشکلات کے ذکر پر آپ نے فرمایا کہ شروع میں فرائض کی بجاآوری کے سلسلہ میں گھبراہٹ کا شدید احساس ہوا آپ نے کہا کہ میں یہ نہیں کہوں گا کہ مجھے بہت فکر پیدا ہوا۔ کیونکہ فکر تو گھبراہٹ کے بعد کا درجہ ہے اور گھبراہٹ فکر کا موقعہ ہی نہیں دیتی۔ آپ نے بتایا کہ مشکلات کے وقت آپ نے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثالثؒ کی ذات بابرکات سے بہت فائدہ اٹھایا۔ حضور کے ساتھ آپ بہت بے تکلف تھے۔ چنانچہ آپ نے شروع میں ہی حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اس بات کا اظہار کر دیا تھا کہ حضور کام بڑا مشکل ہے حضور نے اس موقعہ پر آپ کو بٹھایا۔ سر پر

باقی [illegible] پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضیاء الحق ڈھاکہ والے

ہمارا جلسہ سالانہ

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

سن ۳۸-۱۹۳۷ء میں کلکتہ کی مشہور و معروف دھرمتلہ اسٹریٹ ہے ایک دو منزلہ مکان کی چھت پہ ایک بڑے سے بورڈ پہ لکھا ہوا مندرجہ بالا شعر میری توجہ کو مبذول کراتا۔ تقریباً روزانہ اس اسٹریٹ پر سے گزر ہوتا اور ہر دفعہ (حضرت موسیٰؑ کا خدا سے تجلی کی مناسبت سے) میں "طَور" کو "طُور" پڑھتا۔ سال دو سال بعد میرا تعارف مکرم و محترم چوہدری عبدالمتین صاحب (C.A. MATIN) سے ہوا تو معلوم ہوا کہ طُور نہیں، طَور ہے۔ چوہدری صاحب بفضلہ تعالیٰ بقید حیات ہیں اور بنگلہ دیش کے شہری ہیں عربی، فارسی اردو خوب جانتے ہیں۔ انگریزی شعر و ادب کا نہایت اعلیٰ ذوق رکھتے ہیں۔ دین و دانش کے شاہسوار ہیں۔

میرا مزاج شعر و ادب کا دلدادہ تھا۔ اس بنا پر ہمارے تعلقات بڑھتے اور گہرے ہوتے گئے پھر ہم ایک ہی مکان میں رہنے لگے اور نشستیں دن رات کی ہونے لگیں۔ نتیجتاً میرے ادبی ذوق نے جلا پایا اور میں آل انڈیا ریڈیو کے لئے ڈرامے اور فیچر لکھنے لگا جو ۱۹۴۶ء تک جاری رہا۔

میرا پہلا ڈرامہ ONE ACT PLAY "برما کی سرحد پر" ۱۹۴۳ء کے اوائل میں نشر ہوا۔ میرے افسانے اور مضامین دلی بمبئی اور کلکتہ کے رسالوں میں "ضیا عاکف" کے نام سے شائع ہوتے رہے کلکتہ سے شائع ہونے والے ماہنامہ "شمس" کی ایڈیٹری بھی کی۔ کلکتہ کے ایک روزنامہ "الحق" میں بطور مترجم کام بھی کیا۔ والد صاحب کی کوشش سے بنگال سکریٹریٹ میں ملازم ہوا۔ ان باتوں کے ذکر سے مری مراد یہ ہے کہ ۱۹۴۳ء میں جب میں [illegible] برس کا تھا اللہ کے فضل و کرم سے میں باروزگار ہو چکا تھا۔

جماعت احمدیہ سے میرا تعارف خدائی تصرف سے ہوا۔ بیعت کی سعادت بھی اسی کی بخشش تھی۔ مکرم و محترم چوہدری صاحب ہم سے فاضلانہ گفتگو پر اکتفا کیا کرتے تھے۔

۱۹۴۲ء میں چوہدری صاحب جب قادیان جلسہ سالانہ پہ جانے لگے تو میں بھی ساتھ ہو لیا اس سے قبل دو دفعہ میں حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اجمیر شریف عرس میں شریک ہوا تھا۔ کئی دیگر بزرگوں کے عرس میں بھی حاضری دی تھی۔ ان عرسوں کے کئی نقوش ذہن میں محفوظ تھے۔ اس تناظر میں جلسہ سالانہ قادیان بالکل مختلف تھا۔ سیر تماشہ کوئی نہ تھا۔ نہ قوالی نہ رنگ رلیاں۔ نہ طبل نہ طائفہ نہ اصنام نہ دشنام۔ زائرین جلسہ سالانہ متین و سنجیدہ تھے۔ ہشاش بشاش نظر آتے تھے۔ گفتگو میں خوشدلی و درافشانی! مہمان داری اس قدر گروہ کثیر کی بے مثال! یہ عزیمت، یہ تنظیم!! جماعت باوقار، قادیان امن کی جگہ!!

میری نشست اسٹیج پر تھی۔ حضور انور سے تقریباً دس بارہ گز کے فاصلہ پر بائیں جانب OBTUSE ANGLE پر میں بیٹھا ہوا تھا۔ میرے قریب ہی تین چار گز کے فاصلے پہ تین معزز سکھ حضرات بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ افتتاحی تقریر کے بعد حضرت صاحب نے دعا کی۔ دعا کے معاً بعد فرمایا۔ (میرے اپنے الفاظ میں)

"اپنے فضل و کرم سے اللہ تعالیٰ
نے اس جلسہ گاہ پر انوار و برکات
نازل فرمائے ہیں۔ میں نے
آسمان سے نور نازل ہوتے
ہوئے دیکھا ہے آؤ! ہم
سب اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں
....."

اور حضور سجدہ شکر میں جا پڑے۔ تمام حاضرین بھی سجدہ شکر میں جا پڑے۔ وہ تین سکھ حضرات بھی سربسجود ہو گئے۔ جب سجدوں سے سر اٹھے تو لوگوں کے چہرے تمتما رہے تھے۔ ان تینوں سکھوں کے چہرے بھی درخشندگی کی غمازی کر رہے تھے۔

آسمانی نور / سجدہ شکر میرے لئے دلیل تھا۔ آسمانی نور ظاہری نگاہ سے میں نے نہیں دیکھا لیکن میرے دل میں جلوہ گر ہوا۔ میں نے برق طبعی کو شدت سے محسوس کیا۔ میرے لئے ("طَور" اور "طُور") میں کوئی فرق نہیں رہا میں نے بفضل تعالیٰ بیعت کر لی۔

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ:

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جلسہ سالانہ کی بنیاد ۱۸۹۱ء میں رکھی۔ جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک بہت بڑا نشان ہے اللہ تعالیٰ اپنے بھیجے ہوئے ایک بندے کے ذریعہ اپنی ایک قدرت ظاہر کرتا ہے اور اس کی وفات کے بعد جانشینی قائم کر کے اپنی دوسری قدرت ظاہر کرتا ہے۔ نظام امامت کا قیام بھی رواں دواں فیضانِ بانی سلسلہ ہے۔ ان دونوں قدرتوں پر ایمان اور والہانہ وابستگی کا اظہار شرکت جلسہ سالانہ سے ہوتا ہے اور جلسہ سالانہ پر نور خداوندی نازل ہوتا رہے گا اس لئے کہ جماعت کے لئے عظیم الشان ترقیات کا وعدہ ہے۔ خدا کا وعدہ ہے کہ اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا...... یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔

یاد رفتگان

خالد جاوید مرزا

محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ

ہماری پیاری والدہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا نذیر احمد صاحب آف ڈسکہ ۱۷ ستمبر شام سوا سات بجے شیخ زید ہسپتال لاہور میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔

امی جان پچھلے ایک سال سے بیمار چلی آرہی تھیں۔ کافی علاج ہوتے رہے۔ مگر کوئی افاقہ نہیں ہوتا تھا۔ کبھی ٹھیک ہو جاتیں کبھی پھر بیماری میں اضافہ ہو جاتا۔ دو تین ماہ کا عرصہ چارپائی پہ گذارا۔ مگر انتہائی حوصلے اور ہمت کے ساتھ یہ وقت گذارا۔ وفات سے تین ہفتہ قبل امی جان شدید بیمار رہیں۔ خاکسار کو ان کی بیماری کی اطلاع دی گئی۔ اور میں وفات سے دو ہفتہ پہلے امریکہ سے پہنچ گیا۔ آنے سے پہلے ہی والدہ صاحبہ کو مشن ہسپتال سیالکوٹ میں داخل کروا دیا گیا تھا۔ وہاں ایک ہفتہ علاج ہوتا رہا۔ مگر کوئی افاقہ نظر نہ آیا۔ تو بہتر علاج کی غرض سے انہیں لاہور زید ہسپتال لے جایا گیا وہاں علاج سے حالت ٹھیک ہونے لگی۔ باتیں کرتی رہیں۔ خود کھانا اور پانی وغیرہ پی رہی تھیں۔ مگر کمزوری بہت زیادہ تھی۔ جس کی وجہ سے خود اٹھ بیٹھ نہیں سکتی تھیں۔ وفات سے بارہ گھنٹے قبل والدہ صاحبہ کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی۔ اور دس بارہ گھنٹے قبل بولنا بند کر دیا۔ صرف دیکھ رہی تھیں۔

وفات کے وقت خاکسار اور ہماری بڑی بہن اور ہمارا چھوٹا بھائی خالد جاوید ان کے پاس موجود تھے۔ سب کو بلا کر پیار کر رہی تھیں۔ اور دوسرے افراد کا پوچھنے کی کوشش کرتیں۔ پانچ بجے شام طبیعت زیادہ خراب ہو گئی۔ سوا سات بجے وہ اپنے خدا کے حضور حاضر ہو گئیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مجھ پہ خدا کا یہ خاص فضل تھا کہ میں ان کی چند دن خدمت کر سکا۔ والدہ صاحبہ کا جنازہ ڈسکہ میں مکرم ملک غلام نبی شاہد استاد جامعہ احمدیہ ربوہ نے پڑھایا۔ تدفین احمدیہ قبرستان ڈسکہ میں ہوئی۔ جنازہ میں احمدیہ جماعت ڈسکہ۔ موسے والا۔ اور بھرو کے کلاں کے احباب نے شرکت فرمائی۔ قبر تیار ہونے پر ملک غلام نبی شاہد صاحب نے ہی اجتماعی دعا کرائی۔

ہماری والدہ صاحبہ نیک سیرت اور سادہ طبیعت کی مالک تھیں۔ اپنے خاندان میں بہت سادہ اور خاموش طبیعت رکھتی تھیں۔ اپنی شان بنانے کے لئے دکھاوے کرنا خود کو بڑا منوانے کے لئے دنیوی جتن کرنا وغیرہ سب سے دور رہتی تھیں۔ صفائی اور پاکیزگی کا بڑا خیال رکھتیں۔ میرے ابا جان کی خدمت کرنا اپنا اولین فرض سمجھتی تھیں۔ کچھ سال پیشتر ابا جان کی ایک ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔ ابا جان نے ایک سال کا عرصہ چارپائی پہ گذارا۔ تو ان کا بہت خیال رکھا۔ آپ کا انداز زندگی فقیرانہ اور درویشانہ رہا۔ اپنی ساری اولاد سے بڑا پیار تھا۔ خصوصاً چھوٹی بیٹی سے بڑا پیار تھا۔

سات آٹھ ماہ کا بیماری کا عرصہ بڑے حوصلے اور ہمت سے گذارا۔ بیماری کی حالت میں جب کہ بہت کمزور اور نحیف ہو چکی تھیں۔ تو بھی کوشش کرتیں۔ کہ اپنے کام خود کریں۔ اور گھر کے چھوٹے موٹے کام خود سرانجام دیتیں۔ اپنے گھر کو صاف ستھرا رکھنا بڑا ضروری

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکاؤٹنگ

سکاؤٹ کے لفظی معنی سراغرساں کے ہیں - فوج میں ہراول دستے کا کردار ادا کرنے والے جوانوں کو بھی اسکاؤٹس کہا جاتا ہے - جو دشمن کے علاقے میں جاکر تنصیبات اور اہم مقامات کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں اور اپنی فوج تک پہنچاتے ہیں - یہ کام فوج کے ذہین اور تیز قوتِ حافظہ رکھنے والے جوانوں کے سپرد کیا جاتا ہے - ذیل میں سکاؤٹس کی بین الاقوامی بوائے سکاؤٹس تحریک کی ممبر تنظیموں کے اعتبار سے معلومات درج کی جا رہی ہیں -

یہ تحریک دنیا کے ۱۱۸ ممالک میں پھیلی ہوئی ہے - اس کے بانی رابرٹ اسٹیفن بیڈن پاول تھے جو ۲۷ فروری ۱۸۵۷ء کو انگلستان میں پیدا ہوئے - تعلیم مکمل کرنے کے بعد وہ فوج میں شامل ہوئے اور ترقی کرتے ہوئے لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے تک پہنچ گئے - افریقہ کے ایک علاقے کا وہاں کے افریقی قبائل نے محاصرہ کر لیا تھا - بیڈن پاول اپنی مختصر فوج کے ساتھ وہاں ۲۱۷ دن تک محصور رہے اور اس دوران شہریوں اور اپنے ساتھیوں کی مدد سے قبائلیوں کو شہر پر قبضہ نہیں کرنے دیا - اسی دوران اس علاقے کے بچوں نے جو کردار ادا کیا اس سے متاثر ہو کر بیڈن پاول کے دل میں بچوں کے لئے سکاوٹ تحریک شروع کرنے کا خیال آیا -

۲۵ جولائی ۱۹۰۷ء میں انگلینڈ کے جزیرے براؤن سی میں پہلا تجربہ "دی کیمپ" منعقد کیا گیا جس میں ۲۰ سکاؤٹس شریک ہوئے - یہی سکاؤٹنگ کا نقطۂ آغاز ہے جس کے بعد یہ تحریک انگلستان سے امریکہ ہوتی ہوئی پوری دنیا میں پھیلتی چلی گئی - ۱۹۰۸ء میں بیڈن پاول نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے "سکاوٹنگ برائے اطفال"-

۱۹۱۶ء میں "کب سکاؤٹنگ" کا آغاز ہوا - ۱۹۱۸ء میں "روور سکاؤٹنگ" شروع کی گئی - اگست ۱۹۲۰ء میں اولمپیا کے مقام پر پہلی عالمی سکاؤٹ جمبوری منعقد ہوئی جس میں دنیا بھر کے چھ ہزار سکاؤٹس نے شرکت کی - اس جمبوری میں بیڈن پاول کو دنیا کا پہلا اور آخری چیف سکاؤٹ منتخب کیا گیا - آٹھ جنوری ۱۹۴۱ء کو بیڈن پاول اس دنیا سے رخصت ہوگئے دنیا بھر میں سکاؤٹ ریلی کو چلانے کے لئے ایک ادارہ "ورلڈ سکاؤٹ بیورو" قائم کیا گیا جس کا صدر دفتر جنیوا میں ہے - اس کے علاقے تشکیل دیئے گئے ہیں جو تعداد میں پانچ ہیں -

یعنی ایشیا، عرب، افریقہ، امریکہ اور یورپ - پاکستان کا تعلق ایشیا سے ہے جس کا علاقائی دفتر منیلا میں قائم ہے -

پاکستان میں سکاؤٹنگ

یکم دسمبر ۱۹۴۷ء کو پاکستان کے سکاؤٹس لیڈرز کا اجلاس کراچی میں منعقد ہوا اس میں پاکستان بوائے سکاؤٹس ایسوسی ایشن کے قیام کا فیصلہ کیا گیا - اس وقت کے وزیر تعلیم جناب فضل الرحمٰن کو پاکستان کا پہلا چیف کمشنر اور جناب جے۔ڈی شجاع کو پہلا نیشنل سیکرٹری مقرر کیا گیا ۲۲ دسمبر ۱۹۴۷ء کو گورنر جنرل ہاؤس کراچی میں قائداعظم محمد علی جناح نے پاکستان کے پہلے چیف سکاؤٹ کے عہدے کا حلف اٹھایا - ملک کا سربراہ ملک کا چیف سکاؤٹ ہوتا ہے جبکہ صوبائی گورنرز صوبائی چیف سکاؤٹس ہوتے ہیں - اس وقت جناب غلام اسحاق خان پاکستان کے چیف سکاؤٹ ہیں - جبکہ سید غوث علی شاہ چیف کمشنر سید نثار علی نیشنل ٹریننگ کمشنر اور شیخ محمد رفیق اسلم نیشنل سیکرٹری ہیں -

پاکستان بوائے سکاؤٹس ایسوسی ایشن کا قومی ہیڈ کوارٹر اسلام آباد میں ہے جبکہ انٹرنیشنل ہاسٹل اور کیمپ ہیڈ کوارٹر امین ھاؤس کراچی میں واقع ہے پاکستان بوائے سکاؤٹس ایسوسی ایشن کی صوبائی ایسوسی ایشنز یہ ہیں - پنجاب سندھ، بلوچستان، سرحد - آزاد کشمیر ریلوے اور پی آئی اے -

کوئی پاکستانی جب اس تحریک میں شمولیت اختیار کرتا ہے تو ابتدائی تربیت کے بعد اس کی رسم شمولیت ادا کی جاتی ہے جس میں وہ وعدہ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور پاکستان کی جانب سے عائد کردہ فرائض کی ادائیگی، دوسروں کی امداد اور سکاؤٹ قانون پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرے گا - سکاؤٹ تحریک کا مقصد بچوں کو ملک کا مفید اور باکردار شہری بنانا ہوتا ہے - اس تربیت سے بچے میں خود اعتمادی اور خدمت کا جذبہ اجاگر ہوتا ہے - اس تحریک کو عمر کے لحاظ سے تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے - ۷ سال سے گیارہ سال کی عمر کے بچے شاہین سکاؤٹس کہلاتے ہیں - ان کا نعرہ "بلند پرواز" ہوتا ہے - گیارہ سال سے ۱۷ سال کی عمر کے لڑکے بوائے سکاؤٹس کہلاتے ہیں - ان کا نعرہ "المستعد" ہوتا ہے - ۱۷ سال سے ۲۱ سال کے نوجوانوں کو روور سکاؤٹس کہا جاتا ہے ان کا نعرہ "خدمت" ہوتا ہے -

سکاؤٹنگ کے لفظ میں سے اگر "ایس سی" کے حروف الگ کر دیئے جائیں تو صرف آؤٹنگ رہ جاتی ہے - "ایس سی" سائنس کا مخفف ہے یعنی ایسی آؤٹنگ جو سائنٹفک ہو - سکاؤٹنگ میں آؤٹنگ کے دو طریقے ہیں - ایک کیمپنگ دوسرے ہائیکنگ کیمپنگ میں کسی بھی جگہ کیمپ لگا کر قیام کیا جاتا ہے جبکہ ہائیکنگ میں سکاؤٹس پیدل سائیکل، موٹر سائیکل یا کشتی وغیرہ پر سفر کرتے ہیں - یہ دونوں مشغلے سکاؤٹ کو با اعتماد اور مفید بنانے کے ساتھ ساتھ قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہونے کا موقعہ بھی فراہم کرتے ہیں - سکاؤٹس کیمپنگ میں اپنے رہنے کے لئے خیمہ بناتے ہیں اور رہنے کے لئے جگہ کی مکمل تیاری کرتے ہیں - برتن اور سازوسامان رکھنے کے لئے انتظام کرنا سیکھتے ہیں - کیمپ کے دوران اپنا کھانا خود تیار کرنے کی خصوصی تربیت دی جاتی ہے - بغیر برتنوں کے کھانا تیار کرنا بھی ان کی تربیت کا حصہ ہوتا - سکاؤٹس رسوں اور ڈنڈوں کی مدد سے پل اور ٹاور بھی تیار کرتے ہیں - سارے دن کی تھکاوٹ دور کرنے کے لئے رات کو "کیمپ فائر" منعقد کیا جاتا ہے - جس میں آگ جلائی جاتی ہے سکاوٹس اس کے گرد بیٹھ کر دلچسپ آئٹم پیش کرتے ہیں سکاؤٹس کی مختلف استعدادوں کو بڑھانے کے لئے ۲۱ بیجز رکھے گئے ہیں جو مذہب، مشاغل، مہم جوئی وغیرہ سے متعلق ہیں - پاکستانی سکاؤٹ کا سب سے بڑا بیج "قائداعظم سکاؤٹ بیج" ہے ہر صوبے کے بہترین سکاؤٹ کو صدارتی گولڈ میڈل دیا جاتا ہے - ان کی حوصلہ افزائی کے لئے ہر ڈویژن کے ایک بہترین سکاؤٹ کو چیف کمشنر ایوارڈ اور ہر ضلع کے ایک بہترین سکاؤٹ کو چیف منسٹر ایوارڈ دیا جاتا ہے - سکاؤٹس کے اجتماع کو جمبوری کہتے ہیں اب تک پاکستان میں گیارہ قومی جمبوریاں منعقد ہو چکی ہیں - پہلی جمبوری ۱۹۵۲ء میں کراچی میں منعقد ہوئی - اس کے بعد اسلام آباد، لاہور، کوئٹہ، چٹاگانگ اور ڈھاکہ میں منعقد ہوئیں - گیارہویں جمبوری ۱۹۸۹ء میں پشاور میں منعقد ہوئی - خدمت کے جذبے سے سرشار سکاؤٹس قومی اجتماعات، مذہبی تقریبات اور ہنگامی ضروریات کے موقع پر خدمت کے جذبے سے سرشار ہر دم تیار رہتے ہیں - یہ نوجوان ابتدائی طبی امداد مہیا کرکے دوسروں کی جان بچانے کے طریقوں سے واقف ہوتے ہیں - انہوں نے کئی مواقع پر جائے حادثہ پر پہنچ کر نمایاں خدمات انجام دی ہیں -

روور سکاؤٹس کا سب سے بڑا ایوارڈ "صدارتی روور سکاؤٹ" ہے جو صدر مملکت کی جانب سے عطا کیا جاتا ہے اب تک پاکستان کے ۲۱ روور سکاؤٹس نے یہ ایوارڈ حاصل کیا ہے پاکستان کے ابتدائی دونوں صدارتی ایوارڈ اور اب تک سب سے زیادہ تعداد میں ایوارڈ حاصل کرنے والے روورز کا تعلق کریسنٹ روور اسکاؤٹ کراچی سے ہے -

عام سکاؤٹس کی طرح معذور سکاؤٹس بھی اس تحریک میں بھرپور طریقے سے حصہ لیتے ہیں - ان کی نمایاں دلچسپی انہیں دوسرے سکاؤٹس سے ممتاز کرتی ہے - اسی لئے انہیں خصوصی سکاؤٹس کا مقام دیا جاتا ہے -

پاکستان میں بری سکاؤٹس کی طرح بحری اور فضائی سکاؤٹس بھی ان مشاغل میں بھرپور حصہ لیتے ہیں - ملک کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی سکاؤٹ تحریک اپنی مثال آپ ہے - غیر فوجی اور غیر سیاسی سکاؤٹس جب آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو جس محبت خلوص اور بھائی چارے کا مظاہرہ ہوتا ہے وہ بہت قابل قدر ہے -

انسان کی زاہدانہ زندگی کا بھاری معیار نماز ہے، وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے

دفتر سے خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ مین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: انٹرویو

تھپکی دی اور دعائیں دیں اور یہ ارشاد فرمایا کہ آپ کو جب بھی کوئی مشکل پیش آئے تو آپ میرے پاس پوچھنے کے لئے آجایا کریں۔ مکرم محمود احمد صاحب نے بتایا کہ حضورِ اقدس کے اس ارشاد پر آپ کے دل میں خیال گزرا کہ شاید حضور نے آپ کے حوصلہ کو برقرار رکھنے کی خاطر ایسا فرمایا ہے لیکن آپ نے بتایا کہ عملاً کئی دفعہ ایسا ہوا کہ معمولی سی بات کے لئے بھی جب میں دوڑ کر حضور کی خدمت میں استفسار کرنے جاؤں تو حضور ارشاد فرمادیں کہ اس اس طرح کرو گویا جس طرح بچوں کو فیڈ کیا جاتا ہے ایسے حضورؒ آپ کی راہنمائی فرماتے رہے اور پھر ساتھ ہی حضور یہ فرما کر آپ کو مزید حوصلہ دلاتے کہ میں آپ کے لئے دعا بھی کروں گا۔ اور پھر بعد میں آپ سے اس مشکل مسئلہ کے بارہ میں پوچھ بھی لیتے۔

اپنے عرصہ صدارت میں جماعتی تعاون جس طرح آپ کے شامل حال رہا اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ میں حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ جماعت کے ہر طبقہ سے لوگوں نے میرے ساتھ تعاون فرمایا اور کسی بھی وقت مجھے کوئی ایسی دشواری نہیں آئی کہ احباب نے تعاون میں کوئی کمی کی ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میں لوگوں کو جو کام بھی سپرد کرتا تھا پہلے میں ان کی استعداد کے بارہ میں اندازہ کر لیتا تھا۔ مثلاً اگر ایک خادم پہرہ دینے کی صلاحیت رکھتا تھا تو میں اسے یہ نہیں کہتا تھا کہ تم فلاں جگہ جا کر تقریر کرو۔ اگر میں ایسا کرتا تو یہ میری غلطی ہوتی نہ کہ لوگوں کی۔ جماعتی تعاون کے فدائیانہ رنگ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ کئی ایسے نوجوان مجھے ملے جو بظاہر اعلیٰ معیار کے نہیں تھے لیکن انہوں نے میرے پاس آکر اس بات کا اظہار کیا کہ آپ کو ہماری جان کی جب ضرورت پڑے ہم سب سے پہلے حاضر ہیں۔ نوجوانوں میں اس قسم کے جذبہ نے بھی آپ کی مشکلات کے احساس کو کم کرنے میں بہت مدد کی۔ اس بات کو بیان کرنے کے بعد آپ نے کہا کہ ایسی جماعت یا تنظیم کیسے ناکام ہو سکتی ہے جس میں ایک آدمی کے قربان ہونے پر سینکڑوں جان دینے کے لئے تیار کھڑے نظر آتے ہوں۔

بالآخر اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مکرمی محمود احمد صاحب کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بے لوث خدمات کے مواقع عطا فرماتا رہے اور مجلس خدام الاحمدیہ کو ایسے مخلصین ہمیشہ ملتے رہیں۔

بقیہ: یاد رفتگان

خیال کرتیں۔

والدہ محترمہ مکرم میاں محمد ابراہیم آف ڈسکہ کلاں کی بڑی صاحبزادی اور مکرم میاں اللہ دین آف موسے والا کی بڑی بہو تھیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے امی جان کو جنت میں جگہ دے۔ اور اہل خاندان کو صبر جمیل عطا کرے۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۳۲۶ TISNAP-RAWIRA S/O PLAWIRASA-SMITA پیشہ پنشنر عمر ۷۵ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۲/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زمین برقبہ ۱۷۰۰ مربع میٹر مالیتی ۳۰۰۰۰۰۰/ روپے (۲) مکان مع زمین برقبہ ۷۷۰ مربع میٹر مالیتی 14780000/ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 47100/ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں اور مبلغ ۱۰۰۰۰/ روپے ماہوار آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد TISNAPRAWIRA انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱ KULMAN S/O TISAPRWIRA انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲ AHMAD SYOCKRONO S/O ABDURAJAK انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۳۲۷ MRS DASIH بیوہ JAKAN پیشہ خانہ داری عمر ۷۳ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۱/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زمین برقبہ ۵۰۰ مربع میٹر مالیتی ۱۰۵۰۰۰۰/ روپے (۲) طلائی زیورات وزنی ۴۵ گرام مالیتی ۹۰۰۰۰۰/ روپے (۳) نقدی ۱۰۰۰۰۰۰/ روپے (۴) حق مہر ۱۰۰۰۰۰/ روپے کل میزان ۳۰۴۵۰۰۰/ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰۰/ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ پانچ ہزار روپے ماہانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ: MRS. DASIH بیوہ JAKAN انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ ROHANAH S/O JAKAN انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲ AHMAD SYOEKRONO S/O ABDURATK انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۳۲۸ SYAMSU RIDZAL DATUK BAGINDO RATU S/O ALYAS DATUK PASEBAN پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۲/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) مکان مع زمین برقبہ ۴۰۰ مربع میٹر مالیتی ۸۰۰۰۰۰۰/ روپے (۲) ایک کار ماڈل ۱۹۸۳ء ۲۰۰۰۰۰۰/ روپے (۳) میزان ۱۰۰۰۰۰۰۰/ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰۰۰۰/ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد: SYAMSU RIDZAL DATUK DAGINDO RATU انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ ڈی عبد الغنی انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲ DRS ASHAK GANI انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۳۳۴ MRS. SUKIMAH زوجہ KASAN پیشہ تجارت عمر ۶۵ سال بیعت ۸/۴/۱۹۵۷ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۱۰/۱۹۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات ۲۵ گرام ۷۰۰۰۰۰ روپے۔ حق مہر ۲۵۰۰۰ روپے۔ میزان ۷۲۵۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ SUKIMAH زوجہ KASAN انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ OBIK CARBIN S/O JAYA RAIS ASYA انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲ ANSHARI ولد یوسف صاحب انڈونیشیا۔

حبوبِ مفیدِ اٹھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام ۔/۱۵ روپے
۶۰ گرام ۔/۴۵ روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نکاح کیلئے انتخاب کیسا ہو

حضرت فضل عمر

"لوگ عموماً زوجین کے انتخاب میں جمال اور مال اور حسب وجاہ کو نصب العین رکھتے ہیں. مگر ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تربت یداک علیک بذات الدین. یعنی تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں دیندار عورت انتخاب کرو. تاکہ تم اس کے ذریعہ سے اس عظیم الشان امانت کو بغیر کم و کاست کے ادا کرسکو.

دین ہی ایک ذریعہ ہے جس سے انسان پورا پورا تقویٰ حاصل کرسکتا ہے. اور صرف دین ہی ایک وسیلہ ہے جس سے انسان کی عقل و فکر اس کا علم و عرفان اس کی استعدادیں اور قابلیتیں اور اس کے اخلاق و اعمال صالحات محفوظ رہ سکتے ہیں. اور اسی کے ذریعہ وہ اپنی ذات کو ایک اعلیٰ بقاءِ نوع کی صورت میں منتقل کرسکتا ہے. اگر انسان میں دینی رُوح نہیں تو کچھ بھی نہیں. نہ جمال ہے نہ مال اور نہ حسب وجاہ ہے. نہ علم و فضل کسی کام کا ہے. اور نہ اخلاق ہیں اور نہ ہی سعادت کی زندگی"

(خطبات النکاح حصہ اوّل صـ ۹۴)

(مرسلہ از شعبہ رشتہ ناطہ۔ ربوہ)

توسیع اشاعت

مندرجہ ذیل احباب وخواتین نے الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے رقوم بھجوائی ہیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور جزائے خیر عطا فرمائے۔

۱۔ مکرم محمد اسلم صاحب شاد لاہور اپنی اہلیہ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ (وفات یافتہ) کی جانب سے۔ ۱۰۰۰/- روپے
۲۔ مکرمہ عابدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم اختر نواز صاحب ۱۰۰/- "
۳۔ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری اسلم صاحب ۱۰۰/- "
۴۔ مکرم محمد حنیف صاحب ربوہ ۱۰۰/- "
۵۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب نیو گارڈن ٹاؤن لاہور ۱۰۰/- "
۶۔ مکرم ڈاکٹر مرزا لطیف احمد صاحب کراچی ۱۰۰/- "

ربوہ میں ۵ فروری کا یوم احتجاج

ربوہ میں ۵ فروری ۱۹۹۰ء کو کشمیر میں مسلمانوں پر ہونے والے ظلم وتشدّد کیخلاف بطور احتجاج اور کشمیری مسلمانوں کی جدّوجہدِ آزادی کی تائید کیلئے تمام جماعتی دفاتر بند رہے. سڑکوں پر ٹریفک معطّل رہی. صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور دیگر ذیلی دفاتر کے کارکنوں کو چھُٹّی رہی.

خبریں

ملکی خبریں

○ ایم کیو ایم کی اپیل پر کراچی میں ہونے والی ہڑتال کے روز امن وامان کی حالت انتہائی تشویشناک ہوگئی جس کے نتیجے میں ۲۵ افراد ہلاک ہوگئے جن میں ۴ پولیس والے بھی شامل ہیں۔ ۱۵ بسیں، ٹرک، آئل ٹینکر اور منی بسیں نذرِ آتش کر دی گئیں۔

○ صدر غلام اسحٰق نے کہا ہے کہ اگر پاکستان پر جنگ مسلّط کی گئی تو ہم اس کا بھرپور دفاع کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ کسی کے خلاف ہمارے کوئی جارحانہ عزائم نہیں ہیں۔ لیکن اگر خدانخواستہ کسی نے ہمارے خلاف جارحیت کی تو قوم مسلح افواج کو پوری طرح مستعد اور تیار پائے گی۔ ان خیالات کا اظہار صدر نے بدھ کو شورکوٹ، ضلع جھنگ میں پی۔ اے۔ ایف کے ایئر بیس پر ایک خطاب میں کیا۔

○ فضائیہ کے سربراہ ایئر چیف مارشل حکیم اللہ نے بدھ کو رفیقی ایئر بیس پر بتایا کہ پاک فضائیہ کو اگلے دو تین ماہ میں چین سے مزید ۴۰، ایف ۷، پی لڑاکا طیارے مل جائیں گے۔ جن سے فضائیہ کی کارکردگی مزید مؤثر ہوجائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ایسے ۶۰ طیارے مل چکے ہیں۔

شفتل اور برسیم سے ہونیوالا

جالنوروں کا اپھارہ

نیز سرکن، گل گھوٹو، منہ کھر، کنار (خونی پیشاب)، زہرباد، تھنوں کی سوزش، کمی دودھ، داد، ٹک وغیرہ کے کامیاب نسخوں پر مشتمل۔ لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں،

کیور یٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ

فون: سیلز / کلینک / رہائش ڈاکٹرز
۷۷۱ / ۶۰۶ / ۶۰۷

غیر ملکی خبریں

○ لبنان کے مشرقی علاقے میں زبردست لڑائی کی خبریں ملی ہیں۔ اور حالات بدستور سخت کشیدہ ہیں۔ متحارب گروپوں کے درمیان متعدد مرتبہ جنگ بندی کے اعلان کے باوجود پھر لڑائی شروع ہوگئی ہے۔ عمارتیں ملبے کا ڈھیر بن رہی ہیں۔ چھوفروری کو پہلی دفعہ ریڈ کراس کے عملہ کو شہر کے اس علاقے میں آنے کی اجازت دی گئی ہے جہاں بے پناہ تباہی ہوئی ہے۔ امدادی کارروائیوں میں ریڈ کراس کو بہت دقت ہو رہی ہے۔ ۲۲۷ افراد کے ہلاک اور ایک ہزار سے زائد کے زخمی ہونے کی اطلاعات ملی ہیں۔

○ کنٹرول لائن پر واقع گاؤں، سچیت گڑھ کے قریب پاکستانی علاقے میں ہزاروں پاکستانیوں نے بھارت کے خلاف جلوس نکالا۔ اس جلوس پر بھارت کی بارڈر سیکیورٹی فورس نے فائرنگ کر دی۔ جس سے تین افراد ہلاک ہوگئے۔

○ روس اور امریکہ نے بھارت کو مشورہ دیا ہے کہ وہ کشمیر کے مسئلے پر جنگ سے بچیں اور کشمیر کا مسئلہ مذاکرات سے حل کرنے کی کوشش کریں۔

○ پاکستان کے چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے اعلان کیا ہے کہ پاکستانی فوج اپنی ذمہ داریوں کو نباہنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

○ خالصتان کی حامی بعض تنظیموں نے کشمیری حریت پسندوں کو ہتھیار فراہم کرنے کا اعلان کیا ہے۔

○ پاکستان اور آسٹریلیا کے درمیان تیسرے اور آخری کرکٹ ٹیسٹ میچ کے پہلے دن کھیل ختم ہوتے تک پاکستان نے پانچ وکٹوں پر ۱۱۰ رنز بنائے۔ میچ کا پہلا دن بارش کی نذر ہو جانے سے میچ میں ایک دن کی توسیع کر دی گئی ہے۔

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ اوّل کے مشہور شاگرد
حضرت حکیم نظام جان کا

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

بے اولاد، نرینہ اولاد سے محروم، اٹھراء، بچوں کا سوکھا پن۔
• گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴
• ربوہ فون ۹۰۶ • قلعہ کارووالا • ملتان • کراچی

نئی اور پرانی امراض کی دیرینہ علاجگاہ

بھٹی ہومیوپیتھک کلینک رحمت بازار ربوہ

ہومیو ڈاکٹر منصور احمد بھٹی پریکٹیشنر سنہ ۱۹۳۷ء
ہومیو ڈاکٹر مسرور کریم بھٹی ـــــ ڈی۔ ایچ۔ ایم۔ ایس
آر۔ ایچ۔ ایم۔ پی

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ، مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے